بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ۔ ابعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۴۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ ۔ مئی ۱۹۰۷ء

چہ گویم بانو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد (۶) — نمبر ۲۱ (۱۹)

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا ۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکرآن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قسم دوری از آن عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اشتہارات

والیان ریاست و گورنمنٹ عـــہ ۲۰
معاونین درجہ اول جنکو چار پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو ۔ ۵ عـــہ
معاونین درجہ دوم جن کو ایک پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو للعـــہ
عام قیمت پیشگی ۔ ۳ عـــہ
عام قیمت ابعد للعـــہ
قیمت فی پرچہ ۲ ؍
جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے حساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے ہفتہ کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جایگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے ۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ مینیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے میں تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

پنجاب مین بے چینی کے اسباب اور اُس کا انسداد

(وہ تقریر جو راقم ایڈیٹر نے ۱۲ - مئی کے مجمع مین کی جس کی رپورٹ اسی اخبار مین دوسری جگہ درج کی گئی ہے)

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ - اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (آل عمران ۳)

اے اللہ - ملک کا مالک حقیقی تو تو ہی ہے - تو جسے چاہتا ہے اُسے ملک پر حاکم بنا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے دخل کر دیتا ہے - جسے چاہتا ہے اُسے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اُسے ذلت دیتا ہے - تیرے ہی ہاتھ مین سب خیر ہے اور تو سب باتون پر قادر ہے - یہ ایک دعا ہے جو کہ ہمین خدا تعالیٰ کے پاک کلام نے سکھلائی ہے - دعا کیا ہے پالٹیکس کے متعلق ایک سچے مومن کے دلی خیالات کا نقشہ ہے - جب یہ سب کچھ منشاء ایزدی کے مطابق ہے تو اسی واسطے اطاعت خدا اور اطاعت رسول کے ساتھ ہی اطاعت اولی الامر کا حکم بھی لگا یا گیا ہے کہ حکام وقت کی اطاعت کرو - اور اسی کی بنا پر معلم اعلیٰ حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حکم ہے کہ تو حاکم وقت کی اطاعت کر اگرچہ وہ ایک سیاہ حبشی ہو اور اگرچہ تجھے اس سے حق تلفی کا اندیشہ ہو تب بھی بغاوت نکر بلکہ اس کی حکومت کا حق اُسے دے اور اپنا حق خدا سے مانگ - یہ کلمات کیسے پاکیزہ اور حکمت سے پُر ہین جہان کہین ان پر عمل کیا گیا ہے وہان امن وامان پورے طور سے قائم ہو گیا ہے - اس پر حضرت مولوی صاحب نے بہت مفصل اور مدلل تقریر فرمائی ہے اس واسطے مجھے کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہین - تاریخ دنیا اس امر پر گواہی دے رہی ہے کہ ہر ایک ملک مین مختلف اقوام کی سلطنتین اپنی قوت اور شوکت کے زمانہ مین ایسی زبردست ہوا کرتی تہین کہ کسی کو وہم وگمان نہوتا تہا کہ کبھی یہ سلطنت اس ملک سے اٹھ جاویگی لیکن آخر یہی ثابت ہوا کہ مالک الملک صرف خدا ہی ہے - قدیم ہند مین پہلے وہ لوگ آباد تہے جن کو اصلی باشند کہا جاتا ہے جن کو اریون نے مغرب سے آکر نہائت بے رحمی اور ظلم کے ساتھ ہلاک کیا اور ذلیل کیا - خدا نے آریون کو ان پر مسلط کیا ایسا ہی پہر آریون پر خدا نے افغانون اور مغلون کو مسلط کر دیا اور پہر تہوڑے عرصہ کیواسطے پنجاب پر سکھون کی قوم مسلط رہی - اس کے بعد خدا کی حکمت کا دہ

نے انگریزون کو اس ملک پر مسلط کر دیا آرین لوگ ایران سے آئے تہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ آرین کہلائے کیونکہ یہ لفظ ایران کے لفظ کے ساتھ ملتا ہے مگر ہند مین آکر بہت سی لڑائی جہگڑون کے بعد وہ پرانے باشندون کے ساتھ مل جل گئے اور ہندو کہلانے لگے جب اپنر مسلمان بادشاہ حکمران ہوئے تو ان کے دانا لوگ حکام وقت کی اطاعت مین داخل ہوئے اور عزت اور آرام کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگے اور ایسا ہی انگریزون کے راج کے ہند مین قائم ہو جانے پر انہون نے سلطنت کی خیر خواہی مین اور امن کے ساتھ زندگی گذارنے مین اپنا فائدہ دیکھ کر اس پر عمل کیا اور ہر طرح سے آرام پایا لیکن کوئی تیس سال کا عرصہ گزرتا ہے کہ ان کے درمیان ایک شخص دیانند نام پیدا ہوا اُس نے بظاہر مذہب کے نام پر اور در اصل پولیٹیکل رنگ مین بہت سے ہندوؤن کے خیالات کا رخ ایک ایسی طرف پلٹا کہ اسکے نتیجہ مین آج تمام پنجاب حکومت اور رعایا کے تعلقات کے لحاظ سے خوفناک صورت اختیار کر رہا ہے بہت سے آریہ ہمنے سٹوڈنٹ لائف مین اور اس کے بعد پبلک لائف مین دیکہے مین اور بہت بے تکلفی سے انکے ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا ہے ان مین دینی طور پر نیکی اور خدا پرستی کا کوئی میلان ہمنے نہین پایا بلکہ عموماً سبکو ایک پولیٹیکل جوش کا گرویدہ دیکہا ہے مسلمانونکو گالیان دینا تمام انبیاء کے حق مین سخت کلامی کرنا - گورنمنٹ کو برا کہنا یہی اُن کا مذہب اور یہی ان کا ایمان اور اسی پر ان کی تمام تقریرون اور تحریرون اور ظاہر اور خفیہ کیٹیون کا دارومدار ہے چند پرانے ہندو جنہون نے تمیز کیواسطے اپنا نام ساتن رکہا ہے ان مین ادب اور انکسار پایا جاتا ہے اور وہ اپنی حالت مین اچہے ہین لیکن یہ لوگ جنہون نے ہندو کے لفظ سے بہی نفرت کی ہے اور اپنا نام آرین رکہا ہے ان کا رویہ ایسا ناپاک ہے کہ اگر گورنمنٹ نے انکے لیڈرون کو برٹش قلمرو سے خارج کرنے کی تجویز کی ہے تو بہت ہی عمدہ کیا ہے اور میرے خیال مین خود خارج شدون کو بہی برا نہین منانا چاہیئے کیونکہ جب کہ وہ ہند سے ایسے بیزار مین کہ اس کیطرف منسوب ہو کر ہندو بہی کہلانا نہین چاہتے تو پہر اس مین رہائش رکہنے سے کیا فائدہ - بہتر تو یہ ہے کہ چونکہ وہ آرین کہلانے کے مشتاق مین انکو اسی کوہ ہندوکش کے راستہ سے جس سے گزر کر وہ آئے تہے واپس ایران ہی پہنچا دیا جاوے اس طرح افغانستان مین سے گزرتے ہوئے انکو ہندی گائیون کے بڑے خیر خواہ امیر صاحب کی سلطنت کا حال بہی نظر آجائے گا اور کوئی جی ہچکر سرحد ایران تک پہنچگیا تو جس پر امن حکومت کے زیر سایہ رہکر انہون نے ناشکری کی ہے اس کی کچھ قدر بہی انکو باقیماندہ عمرون مین معلوم ہو جائیگی -

خیر - یہ تو گورنمنٹ کا کام ہے کہ وہ سوچے کہ انکو کالے پانی بہیجنا چاہیئے یا سرخ پانی مین - ہمارا مطلب اس وقت اس تقریر مین ان اسباب باطنی اور ظاہری کی طرف اشارہ کرنے سے ہے جنہون نے آریہ کو یہ دن دکھلایا اور اپنی محسن گورنمنٹ کو ان امور کی طرف توجہ دلانا ہے جن سے ان خرابیون کا آئندہ کیواسطے انسداد ہو جائے -

اس فساد کا ایک اصل سبب تو حضرت مولوی نورالدین صاحب نہائت لطیف پیرایہ مین بیان فرما چکے ہین کہ اسکی اصل جڑ ناشکری ہے دوم - جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے آریون پر اس خرابی کا آنا انکی اس شامت اعمال کیوجہ سے بہی ہے کہ انہون نے خدا تعالیٰ کے پاک انبیاء کی سخت توہین کی اور ہر ایک نبی کو جس کا نام قرآن شریف مین یا بائبل مین موجود پایا گندے لفظون سے یاد کیا اور باوجود اس کے کہ ان کو بہت سمجہایا گیا وہ باز نہ آئے یہان تک کہ خدا کے اس فرستادہ نے بہی جو کہ اس زمانہ مین تمام انبیاء کا ریپریزنٹیٹو (representative) ہے انکو سمجہایا اور نشانات بہی دکہلائے مگر ان کی شوخی دن بدن بڑہتی گئی اور وہ جو انبیاء کا جانشین ہے اور اس زمانہ مین ان کا وارث اس کو خدا کی طرف سے تحریک ہوئی اور اس نے بذریعہ وحی الٰہی پاکر انکی نسبت اس بات کو شائع کیا کہ سیھزم الجمع ویولون الدبر یعنی آریہ مذہب کا انجام یہ ہوگا کہ خدا ان کو شکست دیگا اور آخر وہ آریہ مذہب سے بہاگین گے اور پیٹھ پہیر لین گے اور آخر کالعدم ہو جائین گے یہ الہام کوئی تیس برس کا ہے جو آج پورا ہو رہا ہے اور اس سے پہلے بہی آریون کو کئی ایک نشانات دکہلا کر اس بدعادت سے باز رہنے کی نصیحت کیگئی تہی چنانچہ دیانند کی شرارت جب بڑہ گئی تو اس کی موت کی نسبت بہی پیشگوئی کیگئی کہ خدا تعالیٰ اس موذی کو جلد تر دنیا سے اٹہائیگا اور ایسا ہی ہوا اور پہر لیکہرام نے مباہلہ کیا اور وہ بہی بموجب پیشگوئی کے مارا گیا ایسا ہی قریب کے ایام کی بات ہے کہ قادیان کے آریون سومراج اور اچہر چند کی بدزبانی جو کہ وہ اپنے اخبار مین جو اسی مطلب کیواسطے نکالا گیا تہا کرتے تہے - تو ان کی نسبت پیشگوئی کی گئی تہی کہ ان کا خاتمہ اب قریب ہے چنانچہ وہ دونون اپریل گذشتہ مین طاعون کیساتھ فی النار ہوئے ان سب سے بڑھکر یہ ہے کہ آریون کی شوخی اور بدزبانی جب حد سے بہت بڑہ گئی تو حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر آریون کی نسبت یہ پیشگوئی شائع فرمائی جو کتاب تذکرۃ الشہادتین کے مطبوعہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۶۶ مین درج ہے اور اس طرح سے ہے کہ "وہ مذہب یعنی آریہ مذہب مردہ ہے اس کی مت درو ابہی تم مین سے لاکہون اور کروڑون انسان زندہ ہون گے کہ اس مذہب آریہ کو نابود ہوتے دیکھ لین گے" ایسا ہی حضرت اقدس نے اپنی کتاب نسیم دعوت مطبوعہ ۲۸ فروری سنہ ۱۹۰۳ء مین لکہا تہا کہ آریہ لوگ وہ ہر ایک جوش محض قوم اور سوسائٹی

کے لئے دکھلاتی ہے خدا کی عظمت ان لوگون کے دلون مین نہین قادیان آریہ خیال کرتے ہین کہ ہم طاعون کے پنجہ سے رہائی یاب ہوگئے ہین مگر کیا یہ بدزبانیان ورثے ادیان خالی جائینگی ۔ سنو ۔ اے غافلو! ہمارا اور اُن راستبازون کا تجربہ ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہین کہ خدا کے پاک رسولون کی بے ادبی کرنا اچھا نہین ۔ خدا کے پاس ہر ایک بدی اور شوخی کی سزا ہے ۔"

پھر حضرت اقدس مرزا صاحب نے اپنی کتاب **قادیان کے آریہ اور ہم** مین جو کہ اس سال ماہ فروری مین شائع ہوئی یہ پیشگوئی کی تھی کہ "**یہ لوگ نبیون کی تکذیب مین جنکی سچائی سورج کیطرح چمکتی ہے حد سے بڑھ گئے ہین خدا جو اپنے بندون کے لئے غیرت مند ہے ضرور اس کا فیصلہ کریگا وہ ضرور اپنے پیارے نبیون کے لئے کوئی ہاتھ دکھلائیگا**" پھر اسی رسالہ مین اشعار مین حضرت نے لکھا ہے ۔

اک ہین جو پاک بندے اک ہین دلون کے گندے ۔ جیتینگے صادق آخر حق کا مزا یہی ہے
ان آریون کا پیشہ ہر دم ہے بدزبانی ۔ ویدون مین آریون نے شاید پڑھا یہی ہے
پاکون کو پاک فطرت دیتے نہیں ہین گالی ۔ پران سیہ دلون کا شیوہ سدا یہی ہے
افسوس سب دتون مین سب کا ہُوا ہے پیشہ ۔ کس کو کہون کہ ان مین ہرزہ درا یہی ہے
آخر یہ آدمی تھے پھر کیون ہوئے درندے ۔ کیا جُون ان کی بگڑی یا خود قضا یہی ہے
جس آریہ کو دیکھین تہذیب سے ہے عاری ۔ کس کس کا نام لیوین ہر سو وبا یہی ہے
نبیون کی ہتک کرنا اور گالیان بھی دینا ۔ کُتّون سا کھولنا منہ تخم فنا یہی ہے
لیتے ہی جنم اپنا دشمن ہُوا یہ فرقہ ۔ آخر کی کیا امیدین جب ابتدا یہی ہے
دل پھٹ گیا ہمارا تحقیر سنتے سنتے ۔ غم تو بہت ہین دل مین پر جان گزا یہی ہے
دنیا میں گرچہ ہوگی سو قسم کی بُرائی ۔ پاکون کی ہتک کرنا سب سے بُرا یہی ہے
ہم بد نہین ہین کہتے ان کے مقدسون کو ۔ تعلیم مین ہماری حُکم خدا یہی ہے
پر آریون کے دین میں گالی بھی ہے عبادت ۔ کہتے ہین سب کو جھوٹے کیا اتقا یہی ہے
رُکتے نہین ہین ظالم گالی سے ایک دم بھی ۔ ان کا تو شغل و پیشہ صبح و مسا یہی ہے
شرم و حیا نہین ہے آنکھون مین ان کے ہرگز ۔ وہ بڑھ چکے ہین حد سے اب انتہا یہی ہے
ہمنے ہے جس کو مانا قادر ہے وہ توانا ۔ اس نے ہے کچھ دکھانا اس کو رجا یہی ہے

پھر ایک اور جگہ اسی رسالہ مین حضرت اقدس لکھتے ہین ۔

مرے مالک تو ان کو خود سمجھا ٭ آسمان سے پھر اپنا نشان دکھلا

وہ نشان یہی ہے جو کہ اس وقت خدا تعالیٰ دکھا رہا ہے کہ ان لوگون نے اپنی شامت اعمال کیوجہ سے اپنی بدی کو اس قدر بڑھایا کہ ان کے داغون مین گورنمنٹ کے برخلاف شور و غل کا کیڑا ان کو بے آرام کرنے لگا اور ایسا بے آرام کیا کہ ان کو ہندوستان سے باہر نکال کر چھوڑا اب تو بڑے مشہور آریہ اخبار پنجاب سماچار کا طرز تحریر بھی بدل گیا ہے چنانچہ وہ تازہ پرچے مین لکھتا ہے کہ یہ کلچرڈ پارٹی کی زیادتیون کا نتیجہ ہے ۔

الغرض باطنی رنگ مین آریون کے اصل زوال اور اس روز بد دیکھنے کا سبب یہی ہے کہ ان مین روحانیت نہین اور خدا کے پاک بندون کو انہون نے گندی زبان کے ساتھ یاد کیا لیکن ظاہری رنگ مین ان کی شامتِ اعمال نے گورنمنٹ کے برخلاف منصوبہ بازی کی صورت اختیار کی ہے اور اس کی جڑ بھی دراصل دیانند کی تعلیم اور دیانند کالج کی تربیت ہے لاہور مین اور دوسرے شہرون مین شورش کے درمیان حصہ لینے والے عموماً آریہ مدارس کے طلباء اور آریہ سماجون کے ممبر ہی ہین گو ممکن ہے کہ کوئی بھولا بھٹکا مسلمان بھی ان کے ساتھ شامل ہوا ہو ۔ مگر ایسے مسلمانون کی تعداد فی ہزار ایک سے زائد نہ ہوگی ۔ اور ایسا شاذ حکم معدوم کا رکھتا ہے پس ہماری رائے مین آئندہ کیواسطے اس خطرہ کو دور کرنے کے لئے بہتر ہوگا کہ گورنمنٹ کے حکم سے ایسے کالجون اور مدرسون کو کچھ عرصہ کیواسطے بند کر دیا جاوے جس کی زیر تربیت طیار ہو کر طلباء ایسے مفسد اور باغی اور شریر بن جاتے ہین اور دیگر تمام کالج اور مدارس کیواسطے قطعی حکم دیا جاوے کہ کوئی طالب علم جو اس کے جلسون مین شامل ہوگا وہ کالج اور مدرسہ سے خارج کیا جاویگا کیونکہ آئندہ نسلون کے درست کرنے کیواسطے اس زمانہ کے نوجوانون کی اصلاح کی طرف متوجہ ہونا ضروری ہے ۔ اور موجودہ جسقدر لیڈران آریہ ہین وہ جتنے ہین سب کے سب کو گرفتار کر لینا چاہیئے ۔

چونکہ اس جگہ صاحب پریزیڈنٹ نے سب سے اول اس امر پر مفصل تقریر کر دی ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے کیا کیا احسان ہم پر ہین اور چونکہ اس جگہ زیادہ تر احمدی جماعت کے آدمی ہین ۔ جو حضرت اقدس مرزا صاحب کی کتب اور اشتہارات اور عقائد اور اوامر سے آگاہ ہین ۔ اس واسطے مجھے اس امر کے متعلق لمبی تقریر کرنے کی ضرورت نہین کہ گورنمنٹ برطانیہ کی فرمانبرداری اور دل سے شکرگزاری کے لئے کس قدر تاکیدی احکام حضرت مرزا صاحب شائع کر چکے ہین ۔ پریزیڈنٹ صاحب کے بعد حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب نے بھی اپنی تقریر مین کیا سچ فرمایا ہے کہ حضرت اقدس نے جو کچھ گورنمنٹ کے متعلق آج تک لکھا ہے اگر ایک جگہ جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بنتی ہے ۔ حضور کا خاندان ہمیشہ سے گورنمنٹ کی خیرخواہی اور وفاداری مین مشہور ہے چنانچہ غدر ۵۷ء مین آپکے والد صاحب نے پچاس سوارون کی امداد گورنمنٹ کو دی تھی اور اس کے بعد آپ نے اپنی ہر ایک تصنیف مین اور تقریر مین گورنمنٹ کی خیرخواہی اور دلی شکرگزاری کی سخت تاکید اپنی جماعت کو کی اور ہم اپنے دلی یقین سے یہ بات کہہ سکتے ہین کہ جس طرح فرقہ احمدیہ کے ممبر گورنمنٹ کی وفاداری اور شکرگزاری اپنا مذہبی فرض سمجھتے ہین اس طرح ہم امید نہین کرتے کہ کوئی اور قوم سمجھتی ہو ۔ آریون کے توجہ خیالات ہین وہ خود آجکل ظاہر ہو رہے ہین ۔ ہندو کہتے ہین کہ ابھی کرشن اوتار آنیوالا ہے اور کرشن نے آمد اول مین جو جنگ کئے تھے اُن سے ظاہر ہے کہ آمد ثانی کے متعلق ان کے خیالات کیا ہونگے وہ کیا کریگا ۔ ہم مسلمانون کو بھی کسی خونی مہدی کے آنے کا انتظار لگ رہا ہے مگر ہم احمدیون کا تو یہ حال ہے کہ ہمارا مسیح آچکا ہمارا مہدی آچکا ۔ ہمارا کرشن بھی آچکا اس نے صاف حکم دیدیا ہے کہ اب کوئی مذہبی جہاد نہین تم امن کے ساتھ خدا کی توحید زمین پر پھیلاؤ اور گورنمنٹ انگریزی کا احسان مانو کہ خدا نے وہ تمہارے ہی واسطے اس ملک مین بھیج دی ہے تاکہ دنیا کے متعصب بادشاہون اور خونخوار امیرون کے ظلم سے تم محفوظ رہو ۔

پس مین اس مجلس مین ایک ریزولیوشن پیش کرتا ہون جو اگرچہ کئی ایک پہلو اپنے اندر رکھتا ہے مگر بحیثیت مجموعی ایک ہی مطلب رکھتا ہے اور وہ یہ ہے ۔

(ریزولیوشن اول) کہ یہ مجمع جو حسب ایماء حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود اس جگہ قائم ہوا ہے ان لوگون کے طرز و چلن کو نہایت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو کہ گورنمنٹ کے برخلاف شورش مچاتے اور جلسے کرتے اور فساد پھیلاتے ہین اور ان کے فعل و قول سے بریت اور بیزاری ظاہر کرتا ہے اور گورنمنٹ کے اس فعل کو نظر تحسین سے دیکھتا ہے کہ گورنمنٹ نے بہت سے تحمل و صبر کے بعد امن عام کو قائم رکھنے کی خاطر ان مفسدون کے بعض لیڈرون کو گرفتار کر کے ان پر مقدمہ قائم کیا ہے یا ان کو جلا وطن ہونے کا حکم دیا ہے اور یہ مجمع بلحاظ اس امر کے کہ وہ احمدیہ فرقہ کے ہیڈ کوارٹر مین قائم ہوا ہے ہندوستان بھر مین احمدی جماعت کے ممبرون کے حق مین دعائے خیر کرتا ہے کہ انہون نے اپنے امام کے حکم کی فرمانبرداری مین بالاتفاق ہر جگہ ایسے مفسدون کے ساتھ شامل ہونے سے پرہیز کیا اور گورنمنٹ کی فرمانبرداری مین ایسے ہی ثابت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

برکت بی بی اہلیہ عنایت اللہ صاحب ۔ مقام کنجاہ ضلع گجرات
محمد عمر صاحب ہیڈ کنسٹبل پولیس نیلی کوٹھی منصوری
سید محمد حسین صاحب گٹھالیان ستراہ پسرور
چودہری ولی داد صاحب کیہوہ باجوہ کلاس والہ ضلع سیالکوٹ
حسن محمد صاحب " " " " " "
مسمات جیوان معرفت مستری حسن دین راولپنڈی
محمد حسن صاحب داخلی بہان ضلع اٹک
عبد الغنی صاحب محلہ کٹڑہ جے پال کی منڈی ضلع الہ آباد
محمد اکبر صاحب رسول ۔ گجرات
کریم ۔ شادیوال خورد گجرات
حسین " " "
محمد حسین صاحب ساہو وال گجرات
منشی نور احمد صاحب محرر سوم منسٹر سری نگر
اہلیہ وزیر اولاد ماگی اراعین اراضی یعقوب سیالکوٹ

ڈائری

القول الطیب

۱۸ مئی ۱۹۰۶ء ۔ ظہر ۔ فرمایا ۔ میں نے خواب میں دیکہا تہا کہ بادل چڑہا ہے میں ڈراہوں مگر کسی نے کہا کہ تمہارے لئے مبارک ہے ۔ قرآن کریم سے بہی ثابت ہے کہ عذاب کو بادل کے رنگ میں دکہایا جاتا ہے یہ لوگ نشان پر نشان دیکہتے ہیں مگر کچہہ پرواہ نہیں کرتے یاد رکہو اللہ تعالےٰ اپنے فعل کو عبث نہیں جانے دیگا جو اس کے فعل کو عملی رنگ میں عبث قرار دیتے ہیں وہ ضرور پکڑے جاوینگے۔

موسےٰ کے زمانہ کی طرح ایک نشان سے بڑہکر دوسرا نشان دکہایا جاتا ہے مگر ان کی فرعونیت فرعون سے بہی بڑہ گئی ۔ اپنی تدبیروں پر بہروسہ رکہتے ہیں مگر دیکہو کیسی اُلٹی منہہ پر پڑتی ہے ۔ رائے ظاہر کی کہ طاعون اب رو بہ کمی ہے اس کا کیڑا مرچکا ہے مگر دیکہو کہ اس سال تمام پچہلے سالوں سے بڑہکر مری پڑی اور آئندہ دیکہیئے کیا ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے بہی بڑہکر پڑے گی۔

بعض عیسائیوں کی درخواستوں کا تذکرہ تہا جو ضلالت کے ظلمات سے نکل کر ہدایت کے نور میں آنا چاہتے ہیں ۔ فرمایا کسی کی غرض دین ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے سب سامان مہیا کر دیتا ہے بیکار لوگ جو کسی کام کے نہ ہوں صرف کہانے پینے اور روپیہ جمع کرنے کے فکر میں ہوں ان کا انجام اچہا نہیں ہوتا ۔ ایسے لوگ بعد میں تکلیف دہ ثابت ہوتے ہیں۔

نادان دہریہ

لاہور کا دہریہ اپنے اخبار جیون تت میں مختلف حوادث سماوی اور طاعون سے بعض جگہ آدمیوں کے تلف ہونے پر خدا تعالےٰ کی صفت رحیمیت پر اعتراض کرتا ہے اور نادان کو اتنا خیال نہیں آتا کہ گورنمنٹ کسی بدمعاش کو جیل خانہ بہیجتی ہے یا کسی مجرم کو پہانسی کا حکم دیتی ہے تو کیا کبہی کسی دانا نے گورنمنٹ کو ظالم یا بے رحم قرار دیا ہے ۔ ظالم کو اس کے ظلم کی سزا دینا خود رحم ہے کیا نادان دہریہ کے نزدیک جیل کے داروغے اور سشن کورٹ کے جج سب ظالم اور سفاک ہیں اور یہ محکمات سب بند کر دینے چاہئیں۔

کیا اہل فقہ حدیث کی قدر کرینگے

اخبار اہل فقہ میں ایک غزل چہپی ہے جس میں لکہا ہے کہ
مرزائی کو — ہو نہیں سکتی میسر نعمت خوان حدیث"

خیر ۔ مرزائیوں کو تو ہو سکتی ہے یا نہیں ۔ مگر میں اہل فقہ کی خدمت میں چند حدیثیں پیش کر کے دریافت کرتا ہوں کہ انکو اس نعمت سے کیا کچہہ حاصل ہوا ہے ۔

اوّل ۔ عن ابی ہریرۃ قال فیما اعلم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ایک یہ بہی مجہے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد بہیجتا ہے ۔ جو اس کے دین کو تازہ کرتا ہے ۔

دوم ۔ عن ابی ہریرۃ قال ۔ قال رسول اللہ صلعم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الحرب (رواہ البخاری) ابن مریم کو پڑہتے ہوئے یا اخت ہارون وغیرہ پر خیال فرمالیجئے کہ ابن مریم کمال مشابہت کے لئے مسیح موعود کو کہا گیا ہے ۔

فرمایا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ۔ ضرور ابن مریم تم میں منصف عادل نازل ہوگا کسر صلیب کریگا اور خنزیروں کو قتل اور لڑائیوں کو موقوف کردیگا ۔

سوم ۔ قال رسول اللہ صلعم فی مرضہ الذی توفی فیہ لفاطمۃ ......ان عیسی بن مریم عاش عشرین ومائۃ سنۃ (رجالہ ثقات ولہ طرق) (مستدرک حاکم طبرانی)

فرمایا رسول اللہ صلعم نے ۔ اپنی اس مرض میں جس کے ساتہہ انتقال فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کہ عیسےٰ ابن مریم ایک سو بیس سال

چہارم ۔ یخرج المہدی من قریۃ یقال لہا کدعۃ (جواہر الاسرار)

فرمایا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی نکلیگا ایک قریہ سے جسے کدہ کہا جائیگا ۔

پنجم ۔ عن انس ۔ لا المہدی الا عیسےٰ بن مریم (رواہ ابن ماجہ)

انس سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مہدی نہیں الگ بلکہ وہی عیسےٰ بن مریم ہوگا

ششم ۔ ان لمہدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ ولم تکونا منذ خلق اللہ السموات والارض (رواہ الدارقطنی) + ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں جو ابہی تک جب سے آسمان و زمین پیدا کئے گئے ظاہر نہیں ہوئے ایک تو یہ کہ خسوف ہونیوالی راتوں (تیرہویں چودہویں پندرہویں) میں سے پہلی رات (تیرھویں) ماہ رمضان کو چاند گرہن لگیگا اور ایسا ہی کسوف ہونیوالی راتوں میں سے درمیانی رات (اٹہائیسوین) کو سورج گرہن لگیگا ۔ گواہ پیش ہو چکے ۔ مگر مدعی نہ آیا ۔

ہفتم ۔ شرح عقائد نسفی تمہاری معتبر کتاب میں من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاہلیہ ۔ امام کے معنے وہی ہیں جو جاعلک للناس اماما میں ہیں نہ کہ من گھڑت ۔ جو مر گیا اس حالت کہ اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانے تو وہ جاہلیت کی موت مر گیا ۔

رپورٹ جلسہ قادیان در خیر خواہی گورنمنٹ

(جس کی مختصر رپورٹ گذشتہ اخبار میں شائع کی جا چکی ہے)

۱۲ مئی ۱۹۰۷ء کو ۵ بجے قادیان میں ایک ضروری جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایماء اور ارشاد سے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے منعقد ہوا اس جلسہ کی غرض و غائیت یہ تھی کہ موجودہ شورش اور بے چینی میں ہمکو اور دوسرے لوگوں کو کیا طریق اختیار کرنا چاہیئے اس جلسہ کے لئے پہلے سے ایڈیٹر الحکم اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مندرجہ ذیل اشتہار شائع کیا گیا تھا اور جلسہ سے پہلے منادی بھی کرا دیگئی تھی۔

جلسہ میں آریوں کے سوا ہر مذہب و ملت کے لوگ موجود تھے مگر آریہ شامل نہیں ہوئے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں گورنمنٹ کے خلاف ایک جوش اور نفرت پیدا ہو گئی ہوئی ہے اور انہوں نے بدقسمتی سے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہماری بھلائی اور بہتری اسی میں ہے کہ ہم گورنمنٹ کی مخالفت کریں یہ احمق اتنا نہیں سمجھتے کہ گورنمنٹ نے ان پر اس قدر احسان کئے ہیں جنکو وہ شمار نہیں کر سکتے اور اس قسم کے بیہودہ خیالات کو پھیلا کر وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ جلسہ کے لئے ذیل کا اشتہار دیا گیا۔

ایک نہائت ضروری جلسہ

آج مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۰۷ء بروز اتوار شام کے پانچ بجے بعد نماز عصر حضرت اقدس جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس اعظم قادیان کی ہدائت اور ارشاد کے ماتحت ایک عام جلسہ کیا جاویگا جس میں پنجاب کی موجودہ بے چینی کے متعلق اہل ملک کو نہائت مفید مشورہ دیا جاوے گا اور گورنمنٹ انگلشیہ کے عہد کے برکات اور احسانات پر تقریریں ہوں گی۔ ہر شخص جو اپنے ملک اور قوم کے ساتھ کچھ بھی ہمدردی رکھتا ہے اور اپنی ذاتی بھلائی کا خواہشمند ہے اس کا فرض ہے کہ اس جلسہ میں شریک ہو جلسہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے صحن میں ہوگا

المشتہر

مولوی محمد علی ایم۔ اے سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

یعقوب علی ایڈیٹر الحکم سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

قریب پانچ بجے کے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی سب سے اول ایڈیٹر صاحب الحکم نے بحیثیت مشتہر جلسہ کھڑے ہو کر بیان کیا کہ۔

صاحبان! آج کا جلسہ جس غرض کے لئے منعقد کیا جاتا ہے وہ اشتہار کے ذریعہ سے آپ کو معلوم ہو چکا ہے اس جلسہ کو باقاعدہ بنانے کے لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے ایک میر مجلس بنایا جاوے۔ صاحبزادہ صاحب اس جلسہ کے لئے کیوں موزوں میر مجلس ہیں؟ یہ ظاہر امر ہے آپکے خاندان کو گورنمنٹ عالیہ برطانیہ سے ہمیشہ وفاداری کے مخلصانہ تعلقات رہے ہیں چنانچہ آپکے دادا صاحب جناب مرزا غلام مرتضیٰ خان صاحب مرحوم نے ۱۸۵۷ء کے طوفان بے تمیزی میں پچاس گھوڑے اور سوار بھیجکر گورنمنٹ کو مدد دی تھی اور اپنی وفاداری کا عملی ثبوت دیا تھا اور اس کے بعد ہمیشہ گورنمنٹ انگریزی اس خاندان کو سچا خیر خواہ اور وفادار دوست یقین کرتی رہی ہے آپکے محترم اور مقدس والد بزرگوار جو ہمارے امام اور پیشوا ہیں انہوں نے گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت اور وفاداری کے لئے جو کام کیا ہے اس کی تو نظیر ہی نہیں ملتی۔ برابر ۲۵ پچیس سال سے آپ مسلمانوں کو یہی تعلیم دے رہے ہیں اور آج کا جلسہ بھی آپ ہی کی ہدائت اور ارشاد کا نتیجہ ہے ایسی حالت اور صورت میں صاحبزادہ صاحب کا انتخاب آج کے جلسہ کی صدارت کے لئے بہترین انتخاب سمجھتا ہوں اور سکرٹری کے لئے میں حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کا نام پیش کرتا ہوں مولوی صاحب ممدوح کیا بلحاظ اپنی قابلیت اور علم و فضل کے اور کیا اس حیثیت سے کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کے سکرٹری ہیں ایسے جلسہ کے لئے جو قوم احمدی کا نیابتی جلسہ ہو موزوں سکرٹری ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ ہر دو تجاویز منظور کی جاویں گی۔

چنانچہ اکمل آف گولیکی کی تائید اور راقم (ایڈیٹر بدر) کی تائید مزید کے بعد بالاتفاق صاحبزادہ صاحب میر مجلس اور حضرت مولوی محمد علی صاحب سکرٹری منتخب ہوئے۔

سکرٹری صاحب نے کھڑے ہو کر مختصر الفاظ میں اغراض جلسہ کو بیان فرمایا اور پھر صاحب صدر انجمن نے ایک تقریر فرمائی جس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

تقریر صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب میر مجلس جلسہ

اس جلسہ کے منعقد ہونے کی غرض مولوی محمد علی صاحب بیان کر چکے ہیں اور اشتہار میں بھی آپ پڑھ چکے ہیں میں اس غرض کی تائید اور تشریح کے لئے چند باتیں بیان کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔

تھوڑے دنوں سے پنجاب اور ہند میں ایک قسم کی شورش پیدا ہو رہی ہے اور وہ لوگ جن کو ملک اور قوم کے ساتھ حقیقت میں کوئی ہمدردی نہیں، ہمدردی کے رنگ میں خیالات بد پھیلا رہے ہیں اور اس طرح پر ہی نہیں کہ وہ گورنمنٹ کو تشویش میں ڈالتے ہیں بلکہ اہل ملک کو بھی خطرہ میں ڈال رہے ہیں۔

اس موجودہ شورش کی ابتدا بنگالیوں سے ہوئی اور پھر یہ تحریک بد آناً فاناً بجلی کی طرح پنجاب میں پھیل گئی ہے اور اب بعض بڑے بڑے شہروں میں خطرناک رنگ اختیار کرنے کو تھی کہ گورنمنٹ انگریزی نے (جو اپنی طاقت شوکت اور اپنی تدبیر سلطنت کے لئے ایک مشہور گورنمنٹ ہے) نہائت قابلیت کے ساتھ نہیں انصاف پہلوؤں کی بنا پر اس کے تدارک اور انسداد کی طرف توجہ فرمائی ہے جس سے یقین ہو گیا ہے کہ یہ متعدی مرض رک جائیگا اور خدا کرے کہ یہ فوراً رک جاوے تاکہ اہل ملک کو آنیوالے خطرہ کا سامنا نہ ہو اس فساد کی ابتدا جہاں تک واقعات سے پتہ لگتا ہے اور معلوم ہو سکتا ہے۔ ہندوؤں سے ہوئی ہے اور ان کے گھروں میں ہی اس نے پرورش پائی۔ ان کے اثر سے متاثر ہو کر بعض کم فہم مسلمانوں نے بھی انکی ہاں میں ہاں ملائی۔ مگر عام طور پر مسلمانوں نے اس کو اپنے لئے خطرناک اور مضر یقین کیا اور وہ اس سے الگ رہے ہیں اگر بعض غیر ذمہ دار اور ضمیر فروش اشخاص ساتھ ہو گئے تو وہ کسی گنتی میں نہیں۔

آجکل راولپنڈی، لاہور، امرتسر میں یہ فساد بہت بری طرح پھیلا تھا۔ جو بہت جلد دبا دیا گیا راولپنڈی میں ان شورہ پشت لوگوں نے انگریزوں پر حملے کئے اور لیڈیوں کی توہین کی گرجا گھر کو آگ لگا کر اسباب جلا دیا۔ گورنمنٹ سکول کو آگ لگائی۔ اس قسم کی حماقت کی کارروائیاں کر کے انہوں نے ظاہر کر دیا ہے کہ وہ ملک اور سلطنت کے بدخواہ اور دشمن ہیں۔

اس قسم کی شرارتوں اور خیانتوں سے مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ بچتے رہیں اگر وہ خدا پر قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر ایمان رکھتے ہیں تو ان کا مذہبی فرض ہے کہ

بغاوت اور فساد کے طریقوں سے بچتے رہیں

کوئی شریف اور عقلمند انسان ایک لحظہ کے لئے بھی یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی

محسن امن پسند - علم دوست اور عادل گورنمنٹ کے خلاف اپنے دل اور دماغ میں باغیانہ خیالات رکھے - عقل اور بغاوت ایک سر میں جمع نہیں ہو سکتے -

ہم مسلمانوں کو ہی نہیں گورنمنٹ انگلشیہ کے ہر فرد رعایا کو یہی مشورہ اور اصلاح دیتے ہیں کہ وہ ایسی شورہ پشتی اور شرارت کے خیالات کو اپنے دل سے نکالدے - ہندوؤں کے تو ہم ذمہ وار نہیں ہو سکتے - ہمارا کام فقط سمجھا دینا ہے اسلئے مسلمانوں کو عموماً اور احمدیوں کو خصوصاً یہ ہدایت کی جاتی ہے - یہ بھی سچ ہے کہ ہم احمدی ایسے جلسوں اور تحریکوں سے ہمیشہ بیزار رہے ہیں - کیونکہ ہمارے امام کی یہی تعلیم اور ہدایت ہے اور کبھی کوئی احمدی ایسی تحریکوں میں شامل نہیں ہوا اور نہ ہو گا - بہر حال ہر شریف اور عقلمند مسلمان کا فرض ہو کہ وہ الگ رہے -

ان فسادات کے اسباب اور جڑ کچھہ بھی ہوں مگر جس ہتھیار اور اوزار سے لوگوں کو بھڑکایا جاتا ہے وہ سودیشی کی تحریک ہے - میں نے سودیشی کے سوال پر بہت غور کیا ہے اور میں حیران ہوں کہ اس تحریک کو ملک کی ترقی اور فارغ البالی کا جزو کیوں قرار دیا گیا ہے اگر سودیشی کی یہی غرض ہے کہ صرف اپنے ملک کی چیزوں کو استعمال کرو اور دوسرے ملک کی بنی ہوئی چیزوں کو ردی میں پھینک دو - تو میں حیران ہوں کہ کام کس طرح چل سکیگا -

کیونکہ یہ تحریک اور تجویز ترقی میں ایک رکاوٹ ہے اس سودیشی تحریک کا یہ اثر ہوگا کہ پہلے غیر ممالک کی اشیاء کا استعمال ترک کیا جاوے - پھر یہ ہو گا کہ پنجاب میں ہندوستان کے دوسرے حصوں کی اشیاء منع ہیں - پھر پنجاب کے ایک ضلع میں دوسرے ضلع کی چیزیں بند کی جاویں اور اسی طرح ایک گاؤں کی چیزیں دوسرے گاؤں میں نہ جائیں یہ طریق اگر خدانخواستہ اختیار کیا جاوے کیونکہ سودیشی کا اعلیٰ مقام تو یہی ہونا چاہیئے پھر ملک کی تجارت ہی خطرہ میں نہ پڑے گی بلکہ انسانی حوائج اور ضروریات کے لئے بھی دائرہ تنگ ہو جائے گا اور انسان مصیبت کے منہہ میں دھکیلا جاوے گا - بہت سی حاجتیں ایسی ہوں گی جو اس کی زندگی کے لئے ضروری ہوں گی - مگر وہ ان سے محض اس لئے فائدہ نہ اٹھا سکے گا کہ وہ سودیشی نہ ہوں گی - پس غور کرو کہ یہ تحریک جس کو سودیشی کہا جاتا ہے ملک کو تباہ کرنے والی ہے یا اس کی بہبودی کا ذریعہ ہے - یقیناً یاد رکھو کہ سودیشی تحریک پر عمل کر کے اور اس کی حمایت کر کے انسان ہرگز ترقی نہیں کر سکتا اور اس کے خیالات میں اولوالعزمی اور بلند حوصلگی پیدا نہیں ہو سکتی پہلے غیر ملک کی اشیاء کے ساتھہ نفرت پیدا ہوگی پھر اس کے باشندوں کے ساتھہ ان کے علم و ہنر اور صنائع سے بیزاری ظاہر کرے گا اور یہی نتیجہ موجودہ تحریک کا بھی ہوا ہے - تمام دنیاوی ترقیاں اس امر پر منحصر ہیں - کہ ہر قسم کی صنعتوں اور حرفتوں سے خواہ وہ کسی ملک اور کسی قوم کی ہوں ان سے فایدہ اٹھایا جاوے - یہ تو دنیوی اور عقلی پہلو کے لحاظ سے سودیشی کا ضرر ہے - دینی طور پر میں دیکھتا ہوں کہ سودیشی تحریک قرآن مجید کے خلاف ہے کیونکہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بحر و بر انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کئے ہیں پس اگر اس سے فائدہ نہ اٹھایا جاوے تو یہ آیت اس کو جھٹلاتی ہے کیونکہ خدا نے تو اس کو پیدا ہی اسی لئے کیا ہے -

دیکھنا چاہیئے - کہ انگریزوں کے آنے سے پہلے ملک کی کیا حالت تھی اور کس قسم کے حادثات پیدا ہوتے تھے - امن کی جو حالت اور صورت تھی اور انصاف اور عدل جس طریق سے ہوتا تھا اس کی تصریح ایک لفظ سکھا شاہی کر رہا ہے اور اب بھی کسی اندھیر - ظلم اور بے انصافی کی مثال دینی ہو تو اس کا نام سکھا شاہی رکھا جاتا ہے -

سکھا شاہی میں جان و مال ہر وقت خطرہ میں تھے اور مذہبی آزادی کا یہ حال تھا کہ اذان تک دینا جرم تھا - اور نماز پڑھنا تو گویا بغاوت تھی - میں کہاں تک ان مظالم اور مصائب کا ذکر کروں جو مسلمانوں پر ہو رہے تھے اور نہ صرف مسلمان بلکہ تمام رعایا ان دکھوں میں مبتلا تھی - ایسی حالت میں خدا تعالےٰ نے اپنا فضل کیا اور ایک دور دراز مقام سے

انگریزی گورنمنٹ کو بھیجدیا

جس نے آکر سب قوموں کی دستگیری کی - انصاف اور امن کو ترقی دی اور تمام قوموں کو یکساں مذہبی آزادی عطا کی - گورنمنٹ انگلشیہ نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ سب کو ایک ہی نظر سے دیکھتی ہے -

جس قدر احسانات گورنمنٹ برطانیہ نے ہم پر کئے ہیں ہم انکو بیان نہیں کر سکتے - پھر یہ کیسی ناشکری اور محسن کشی ہے کہ ایسی مبارک اور مفید گورنمنٹ کے خلاف شورش پیدا کی جاوے اور جہلار کو اکسایا جاوے - مسلمانوں خصوصاً احمدیوں پر جو احسان اس گورنمنٹ نے کئے ہیں وہ سب جانتے ہیں - اس کی ایک نظیر ڈاکٹر مارٹن کلارک کا مقدمہ کافی ہے ایک پادری کے بالمقابل اس طرح پر انصاف کے اصولوں کو ملحوظ رکھنا یہ چھوٹی سی بات نہیں ہو ایسی باتوں کا ایک لمبا سلسلہ مل سکتا ہے پھر اس پر بھی اگر کہا جاوے کہ انصاف نہیں ہوتا تو یہ کیسا ظلم اور بے حیائی ہے - اس سے صاف ظاہر ہے کہ گورنمنٹ نے کسی عیسائی اور مسلمان میں فرق نہیں رکھا اور وہ انصاف کے لئے کسی قسم کی تفریق روا نہیں رکھتی - باوجود ان احسانوں کے یہ کیسی نمک حرامی ہے کہ قولی یا فعلی طور پر گورنمنٹ کے خلاف کریں -

کیا کوئی آج اس وجہ سے کبھی قتل ہوا ہے کہ اس نے اذان کہی ہے یا اسلئے کسی کو فرد جرم لگ کر سزا ملی ہو کہ اس کا قصور یہ ہے کہ اس نے نماز پڑھی ہے - اگر کوئی اس قسم کی نظیر ہے تو پیش کرو اور میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ کبھی کوئی پیش نہیں کر سکتا -

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ گورنمنٹ انگریزی نے چاہا ہے کہ تمام انسانوں کے ساتھہ یکساں سلوک ہو - اور وہ جن مصائب اور مشکلات میں مبتلا تھے ان سے انہیں رہائی ملے اور اس نے کوشش کی ہے اور یہ اسی کی مہربانی کا نتیجہ ہے کہ آج ملک میں عام تعلیم پھیلی ہوئی ہے اور لوگ اپنے آپ کو مہذب اور تعلیمیافتہ قرار دے رہے ہیں - اور گورنمنٹ انگریزی کے زیر سایہ ہر قسم کی ترقیاں کر رہے ہیں اور پھر اس کی مخالفت یہی نہیں کہ

محسن کشی ہوگی بلکہ خدا تعالےٰ کے نزدیک بھی جرم ہے

کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے - هل جزاء الاحسان الا الاحسان - جب اس فرمان الٰہی کی تعمیل نہ ہوگی تو اس سے بڑھکر کیا ظلم ہو -

بار بار میں یہ لفظ کہنے پر مجبور ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے گورنمنٹ انگریزی کو مقرر کیا ہمارے احمدی بھائی غور کریں کہ کیا وہ ترقی جو انہوں نے کی ہے اور جس روز سے ان کے سلسلہ کی اشاعت ہو رہی ہے اور جیسے سامان ان کو گورنمنٹ کے سایہ کے نیچے میسر ہیں دوسری جگہ میسر آسکتے ہیں ؟ وہ بالاتفاق پکار اٹھینگے کہ ہرگز نہیں -

میں یقیناً جانتا ہوں کہ کسی اسلامی سلطنت میں بھی انہیں یہ آزادی اور یہ سامان اشاعت میسر نہیں آسکتے - احمدی کبھی بھی صاحبزادہ عبد اللطیف اور مولوی عبد الرحمٰن صاحب کی شہادت کے واقعات کو بھول نہیں سکتے - جو سرزمین کابل میں نہائیت

بے دردی اور بے رحمی سے شہید ہوئے کوئی کہہ سکتا ہے کہ انہوں نے ایسا کونسا جرم کیا تہا جس کی پاداش دکہہ اور تکلیف کے ساتہہ جانستانی ہو ؟ کوئی نہین - ان کا جرم اگر تہا تو فقط اتنا تہا کہ وہ **مرزا صاحب کے مرید تھے** - اور پہر ان کا جرم یہ تہا کہ وہ مرزا صاحب کی تعلیم کے موافق امیر اور اس کے مشیرون کو جہاد کی تعلیم سے روکتے تہے جو انہون نے سمجہی ہوئی تہی اور بتاتے تہے

کہ جہاد حرام ہے

اور ساتہہ ہی وہ ظاہر کرتے تہے کہ کوئی ایسا مہدی آنے والا نہین ہے جو آکر کشت وخون کریگا - اور انگریزون سے لڑیگا وہ انگریزی گورنمنٹ کے احسانات کو یاد دلاتے تہے پہر اس جرم اور اختلاف مین سنگسار کر دینا یہ اسلامی سلطنت کابل ہی کا کام تہا - ایسی حالت مین صاف طور پر بتاؤ کیا تم کابل مین ترقی کر سکتے ہو ؟ کبہی نہین -

ان واقعات کو یاد کرکے ہمارے دل میں گورنمنٹ انگلشیہ کی عظمت اور محبت اور بہی بڑہ جاتی ہے کیونکہ اگر ہم یہان نہ ہوتے تو ہم بہی قتل کئے جاتے خود ہمارے مسلمان بہائیون نے ہم پر قتل کے فتوے دئے اور ہمارے مال اور اسباب اور عورتون کو لوٹ لینے کی اجازت دی اور گورنمنٹ انگلشیہ کے زیر سایہ نہ ہوتے تو وہ کیا کچہہ نہ کرگذرتے اس لئے مین بلاتکلف یہہ کہتا ہون کہ یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے گورنمنٹ انگریزی کے زیر سایہ ہم کو رکہا - جس نے ہماری جان ومال اور آبرو کو محفوظ رکہا اور ہم کو اپنے ایمان ومذہب کی اشاعت اور پابندی کی پوری آزادی دی وہ ہماری پشت وپناہ ہے اگر ہمنے اسی سے مذہبی اختلاف کیا ہے اس نے سزا نہین دی مین ایک بات اور کہتا ہون - اسے خوب یاد رکہو اور وہ یہ ہے کہ یہ فسادات بہی غضب الٰہی ہین - لوگون نے گورنمنٹ کی قدر نہین کی اس لئے یہ عذاب ہے تاکہ لوگون کو ان کی کجروی کی سزا ملے اور وہ سدہر جاوین جیسے طاعون اور زلزلے آرہے ہین تاکہ ہر ایک دل کو پاک وصاف کرین اور کجیون کو دور کرین - اسی طرح پر یہ عذاب بہی آیا ہے - تاکہ سرکشی اور غداری کا مادہ دور کیا جاوے پس گورنمنٹ کی وفاداری کرو - کہ اس عذاب سے تمہین نجات ملے - اس گورنمنٹ کے بعد ایک اور گورنمنٹ ہے اس کے حضور بہی یہ شورشین ناپسند اور مکروہ ہین اس لئے اس سے ڈرو اور اپنے دلون کو صاف کرو - اسی پر مین اپنے مضمون کو ختم کرتا ہون -

صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد حضرت حکیم الامت مولوی نور الدین صاحب نے ایک جامع تقریر فرمائی - جس کا خلاصہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے -

بُت پرست شکر گذار نہین ہو سکتا

(خلاصہ تقریر حضرت مولوی نور الدین صاحب)

اولم یکفهم انا انزلنا علیک الکتب یتلی علیهم - ان فی ذلک لرحمة وذکری لقوم یومنون (۱-۲۱) اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کی تعریف مین فرماتا ہے کہ کیا کافی نہین کہ خدا تعالیٰ نے ایک کتاب بہیجی ہے جو دنیا کے واسطے رحمت ہے اور اس مین نصیحت کی باتین ہین اس پاک کتاب مین اللہ تعالیٰ نے اپنی رضامندی کیواسطے ایک نشان مقرر فرمایا ہے فرماتا ہے - یا ایها الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم - اے ایماندارو! اللہ کی اطاعت کرو - اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو - اور اپنے حکام کی اطاعت کرو - اس آیت شریف مین سب سے اول خدا کی اطاعت کا حکم ہے جو ہمارا خالق ہے ہمارا رب ہے ہمارا مالک ہے - حی اور قیوم خدا ہے ہمارے ذرہ ذرہ کا وہی خالق اور وہی مالک ہے - روحون کا خالق بہی وہی ہے اس کا حق ہے کہ ہم کو اپنا مطیع بنائے - ہمارا فرض ہے اس کی اطاعت کرین اس کے صفات سے آگاہی حاصل کرین - پہر اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہمپر فرض ہے جس کی اطاعت ہمکو خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے جیساکہ فرمایا ہے - قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم - واللہ غفور الرحیم (۳-۴) کہہ دو کہ اگر تم اللہ تعالےٰ سے محبت کرتے ہو - تو میری اطاعت کرو - خدا کے محبوب بن جاؤگے خدا تمہارے گناہون کو بخشے گا اور خدا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے رسول کی اطاعت کے بعد اولی الامر کی اطاعت کا حکم ہے کیونکہ وہ حصہ انتظامی کے مظہر ہین اولی الامر مین بادشاہ وقت ہے - پہر صوبہ کا حاکم ہے پہر شہر کا افسر ہے - پہر نمبردار ہے پہر محلہ کا چودہری ہے - غرض انتظامی معاملات مین سب کی اطاعت کرنا انسان کا فرض ہے - بعض لوگ اس آیت کے معنون مین لفظ منکم پر اٹکے ہین کہ اس سے یہ مراد ہے کہ تم مین سے کیا معنے صرف مسلمانون مین سے جو حاکم ہو اس کی بات مانو - لیکن یہ بات درست نہین کیونکہ منکم کی مثالین اور بہی قرآن شریف مین موجود ہین جیسا کہ دوزخ والون کو کہا جائیگا - الم یاتکم رسل منکم - کیا تمہارے پاس تم مین سے رسول نہین آئے تھے - اس مین کفار کو کہا گیا کہ رسول تم مین سے آئے - ظاہر ہے کہ وہ کافر تہے اور یہ مومن تو رسول کافرون مین سے کسطرح ہوئے - پس اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول ان کے زمانہ مین تہے ان کے ملک مین تہے اور ان کی طرف رسول ہوکر آئے تہے اس تعلق کے لحاظ سے انکو منکم کہا گیا قدرت خداوندی کے عجائبات مین سے ایک یہ بات ہے کہ چونکہ مسلمانون کو آئندہ زمانہ مین ایسا واقعات پیش آنے تہے کہ وہ عیسائیون کے زیر حکومت رہین گے اسواسطے ابتدائے زمانہ نبوی مین بہی اس کی نظیر قائم کی گئی تہی کہ مسلمانون کو عیسائیون کی ماتحتی مین کس طرح رہنا چاہیئے - ابتدائے اسلام کے زمانہ مین جب کہ کفار نے مسلمانون کو عرب مین دکہہ دینا شروع کیا تو آنحضرت نے صحابہ کو فرمایا کہ حبشہ مین چلے جاؤ چنانچہ حبشہ کے عیسائی بادشاہ کے پاس آپکے صحابہ کو بہت امن ملا - مسلمانون کو عیسائی سلاطین کے ماتحت امن ملنے کیطرف قرآن شریف کی یہ آیت بہی راہنمائی کرتی ہے ولتجدن اقربهم مودة للذین امنوا الذین قالوا انا نصری - اور تو ضروری نصاریٰ کو مومنون کے ساتہہ مودت کرنے مین دوسرے لوگون سے بڑہکر پائے گا -

اس ملک کے ہندون نے خدا تعالےٰ کے اس فضل واحسان کا شکریہ ادا نہین کیا جو کہ آئیہ کریمہ وتری الفلک مواخر فیه ولتبتغوا من فضله ولعلکم تشکرون جہازون کی آمد ورفت کا جو نتیجہ ہے وہ خدا کا ایک فضل ہے جس کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے تہا اور اس سے کیا تجارت مین اور کیا ساہوکارہ مین اور کیا زراعت مین اور کیا ملازمت مین سب سے زیادہ فایدہ ہندون نے ہی حاصل کیا ہے لیکن انہون نے ہی سب سے زیادہ ناشکری کی اور ان سے اس سے زیادہ کچہہ امید بہی نہین ہوسکتی کیونکہ جو مشرک اپنے حقیقی محسن خالق مالک رب کو چہوڑ کر ایک پتھر کے آگے سر جہکاتا ہے اس سے کیا امید ہوسکتی ہے کہ وہ کسی انسان کے احسان کو شکریہ کے ساتہہ دیکھے گا کیونکہ خدا تعالیٰ کے

احسانات کے مقابلہ مین انسان کے احسان ہی کیا ہوسکتے ہین وہ جس نے خدا کے ساتھ ہی بغاوت کی ہو وہ اپنے ہمجنس انسان کے ساتھ کب نیک سلوک کریگا خدا تعالیٰ کے حضور اس ناشکرگزاری مین ہندو لوگ جو حصہ لے رہے ہین وہ تو ظاہر ہی ہے لیکن آریہ لوگ دراصل ان سے بڑھ گئے ہین کیونکہ خدا کی مخلوق ہو کر وہ کہتے ہین کہ نہ ہماری رُوح کا وہ خالق ہے اور نہ ہمارے جسم کے مادہ کا وہ خالق ہے پھر زمانہ کو بھی خدا کا مخلوق نہین مانتے یہ کس قدر ناشکری ہے جو ان لوگون سے ظاہر ہو رہی ہے گورنمنٹ برطانیہ کے ذریعہ سے آریون کو جو آرام اور فائدہ حاصل ہوا ہے زراعت مین اس سے ظاہر ہے کہ مدت کی بات ہے ایک دفعہ تمیز دریافت کیا تو معلوم ہُوا کہ پانچ کروڑ روپیہ کی جایداد ہر سال مسلمانون کے ہاتھ سے نکل کر ہندوٴن کے ہاتھ مین چلی جاتی ہے۔ سرکاری ملازمت مین دیکھو تو تمام بڑے بڑے عہدے علی العموم ہندوٴن کے قبضہ مین ہین اور کیا مجال ہے کہ کسی مسلمان کو معمولی دفتر کی کلرکی مین بھی حتی الوسع رہنے دین۔ ہان دفاتر کے چپڑاسی اور فراش مسلمانان رکھے لئے جاتے ہین۔ پھر مقدمات مین مسلمانون اور بالخصوص احمدیون کے ساتھ ہندو مجسٹریٹون کا جو سلوک ہے وہ چندولعل اور آتما رام کے مقدمات کرنے سے ظاہر ہے کہ وہ مقدمہ جس کو ایک انگریز نے بغیر اس کے کہ ہمارے امام بلکہ اس کے خدام کو بھی کوئی تکلیف ہو ایک ہی روز مین فیصلہ کر دیا گیا اس پر ان لوگون نے دو سال تک گورداسپور کی آمدورفت کی جو تکلیف حضرت امام اور آپکے خدام کو دی وہ تاریخ زمانہ مین ایک یادگار رہے گی غرض ہمارے لئے تو امن کی اور کوئی صورت گورنمنٹ برطانیہ کے ماتحت رہنے سے بڑھکر ہے نہین اور اس کے شکریہ مین ہمارے امام نے جو تحریرین آجتک شائع کی ہین ان سب کو ایک جگہ جمع کیا جاوے تو ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔

زاں بعد قاضی محمد ظہورالدین صاحب اکمل آف گولیکی نے ایک فی البدیہ نظم پڑھی جو گذشتہ اخبار مین درج کی جا چکی ہے۔ اس کے بعد راقم (ایڈیٹر بدر) نے ایک مضمون پڑھا۔ جو اسی اخبار کے صفحہ ۲ و ۳ مین درج کیا گیا ہے اور مضمون پڑھکر پہلا ریزولیوشن پیش کیا۔

ریزولیوشن اول۔ یہ مجمع جو حسب ایما حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود اس جگہ قائم ہُوا ہے ان لوگون کے طرز اور چلن کو نہائت نفرت اور حقارت سے دیکھتا ہے جو کہ گورنمنٹ کے برخلاف شورش مچاتے اور جلسے کرتے اور فساد پھیلاتے ہین اور ان کے قول و فعل سے برّیت اور بے زاری ظاہر کرتا ہے اور گورنمنٹ کے اس فعل کو نظر تحسین سے دیکھتا ہے کہ گورنمنٹ نے بہت سے تحمل و صبر کے بعد امن عامہ کو قائم رکھنے کیخاطر ان مفسدون کے بعض لیڈرون کو گرفتار کر کے انپر مقدمہ کیا ہے یا انکو جلاوطن ہونے کا حکم دیا ہے یہ مجمع بلحاظ اس کے کہ وہ احمدیہ فرقہ کے ہیڈکوارٹر مین قائم ہُوا ہے اور ہندوستان بھر مین احمدیہ فرقہ کے حق مین دعائے خیر کرتا ہے کہ انہون نے اپنے امام کے حکم کی فرمانبرداری مین بالاتفاق ہر جگہ اپنے مفسدون کے ساتھ شامل ہونے سے پرہیز کی اور گورنمنٹ کی وفاداری مین ایسے ہی ثابت قدم رہے جیسا کہ ان کے امام کا منشا اور فرمان تھا اور یہ مجمع یقین رکھتا ہے کہ احمدی جماعت ہند مین ہر جگہ آئندہ بھی انشاءالله اس نیکی پر ثابت قدم رہے گی۔

اس کے بعد مفصلہ ذیل چار ریزولیوشن شیخ یعقوب علی صاحب نے پیش کئے۔

دوسرا ریزولیوشن۔ صدر انجمن احمدیہ تمام احمدیون کو (جیسا کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا منشاء اور ہدائت ہے) آگاہ کرتی ہے کہ وہ اس قسم کے تمام جلسون اور مجمعون سے جنمین گورنمنٹ کے خلاف کارروائی ہو قولاً و فعلاً جیسے اب تک الگ ہین الگ رہین اور انمین ہرگز شامل نہون اور نہائت وفاداری اور فرمانبرداری کیساتھ گورنمنٹ کو ایسے موقع پر جو مدد دے سکتے ہین دینے کو ہر وقت آمادہ رہین۔

تیسرا ریزولیوشن۔ صدر انجمن احمدیہ گورنمنٹ انگلشیہ کو یقین دلاتی ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا ہر مرید ہر وقت گورنمنٹ کی وفاداری کے عملی ثبوت دینے کے لئے ہر قسم کی خدمت کرنے کو آمادہ ہے جو گورنمنٹ اس سے لینا چاہے۔

چوتھا ریزولیوشن۔ اس جلسہ کی روئداد سول ملٹری گزٹ اخبارات سلسلہ اور دوسرے اخبارات مین اشاعت کے لئے بھیجی جاوے اور ایک نقل صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کیخدمت مین ارسال ہو اور گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ آف انڈیا کو بذریعہ تار اطلاع دیجاوے۔

پانچوان ریزولیوشن۔ گورنمنٹ انگلشیہ کی ترقی اقبال اور رفع شورش کیلئے الله تعالیٰ کے حضور دعا کیجاوے۔

یہ تمام ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوئے اور بعد دعا جلسہ ختم ہُوا اور ۱۲ مئی ۱۹۰۷ء کو بذریعہ تار گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ آف انڈیا کو بمقام شملہ اطلاع دی گئی۔

آمد تحائف

وحی الٰہی یَأتِیکَ مِن کُلِّ فَجٍّ عَمِیق اور یَأتُون مِن کُلِّ فَجٍّ عَمِیق۔ خدا کے مرسل مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایسے وقت مین نازل ہوئی تھی جبکہ قادیان مین آپکے پاس نہ کوئی آتا تھا اور نہ کچھ لاتا تھا اس وحی کے نزول کو آج تیس سال کے قریب عرصہ گذرتا ہے اور اس کے بعد ہزارہا انسان دور دور ممالک سے آئے اور ہزار ہا روپیون کے تحائف مختلف اقسام کے لائے جن کی تفصیل کی ضرورت نہین۔ لیکن یکم مئی ۱۹۰۷ء کے تازہ الہام یَأتِیکَ تحائِفُ کثیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ایام مین خاص طور پر اس کا ظہور ہونیوالا ہے اسواسطے ہمنے ارادہ کیا ہے کہ کچھ عرصہ کے واسطے ان تازہ تحائف کے تذکرہ کا سلسلہ اخبار مین جاری کیا جاوے کیونکہ اس سے خدا تعالیٰ کے ایک تازہ نشان کا اظہار ہوتا ہے چونکہ اکثر تحائف حضرت کی خدمت مین ایسے طور سے پہنچتے ہین کہ کسی کو خبر بھی نہین ہوتی مثلاً بعض لوگ ڈاک مین کوئی شے بھیجدیتے ہین اور بعض لوگ اپنا نام بھی نہین لکھتے۔ جیسا کہ ایک دفعہ غالباً کراچی سے ایک پارسل آیا تھا کھولا تو اس مین سونے کی ایک انگوٹھی تھی مگر فرستندہ کا نام آج تک معلوم نہین ہوا اور بعض دوست یہان آتے ہین اور حضرت سے اندر یا باہر ملاقات کے وقت کوئی تحفہ پیش کرتے ہین کبھی کسی کو دوسرے کی خبر ہوتی ہے کبھی نہین ہوتی اس واسطے اس سلسلہ کو پورے طور پر بنانا ایسا ہی مشکل ہے جیسا کہ سلسلہ مبائعین کا۔ تاہم تازہ وحی الٰہی کی عظمت کے اظہار مین چند واقعات کچھ عرصہ تک انشاءالله لکھے جائین گے۔

اس جگہ سب سے اول خان صاحب **عبد المجید خان** افسر بگھی خانہ کپورتھلہ کے تحفہ کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے جو کہ انہون نے گذشتہ جمعہ کو حضرت کے حضور پیش کش کیا ہے۔ خان صاحب اپنے علاقہ سے نہائت محنت اور تلاش کے بعد ایک بھینس جس کی قیمت مبلغ ما صہ (۱۵۰) ہے اپنی گرہ سے خرید کر کے حضرت کے حضور مین لائے ہین حضرت نے اس کی قیمت بھی ادا کرنی چاہی مگر خان صاحب نے باصرار قیمت

لینے سے انکار کیا اور عرض کیا کہ یہ حضور کی نذر ہے اور اس نیّت سے مین لایا ہون خان صاحب اپنے مرحوم والد محمد خان صاحب کی طرح حضرت کی محبّت مین گداز اور سچے مخلص ہین۔ اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص مین برکت دے اور انکو جزائے خیر عطا کرے۔ اس کے بعد قابل ذکر دو تحائف آموں کے ہین جو صالح پور کٹک سے سید احمد حسین صاحب نے اور سید سعید الدین صاحب نے بذریعہ ریل بھیجے ہین اور دونون بلٹیان پہنچ گئی ہین۔ اللہ تعالیٰ ہر دو کو جزائے خیر دے۔

ایک ہر دلعزیز ڈاکٹر اُستاد

ہمارے مکرم دوست ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔ پروفیسر میڈیکل اسکول آگرہ نے بسبب علالت طبع چھ ماہ کی لمبی رخصت حاصل کی ہے اگرچہ یہ صرف ایک رخصت ہی ہے تاہم بسبب اس کی میعاد کے لمبا ہونے کے اور شاید اس خیال پر کہ ایسی لمبی رخصتون کے بعد عموماً ایسے سرکاری ملازم اپنی پہلی جگہون پر واپس نہین بھیجے جایا کرتے آگرہ اسکول کے طلباء نے جناب خلیفہ صاحب کی محبت کے جوش مین ان کی جدائی کے صدمہ کو محسوس کر کے ایک جلسہ کیا جس مین سنہری چھپا ہُوا ایڈریس خوبصورت فریم مین رکھ کر خلیفہ صاحب کی خدمت مین ۲۸ اپریل ۱۹۰۸ء کو پیش کیا اور اس کے ساتھ ایک سفید پتھر کا بنا ہُوا روضۂ تاج محل کا نمونہ حاضر کیا جو کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی چار سالہ اقامت شہر آگرہ کیواسطے ایک یادگار اُن کے پاس رہے گی۔ اپنے ایڈریس مین طلباء نے ان باتون کا خصوصیت کے ساتھ شکریہ ادا کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے شاگردون کو سبق دیتے وقت نہائت محنت اور تحمّل کے ساتھ ہر ایک بات طلباء کے ذہن نشین کراتے تھے اور کیا مدرسہ کے کمرون مین اور کیا اُس کے باہر ان کے ساتھ بے تکلفی اور خندہ پیشانی سے ملتے تھے ڈاکٹر صاحب موصوف کی بہت سی خوبیون کو یاد کر کے طلباء نے اس ایڈریس مین ان کی جدائی پر دلی افسوس کا اظہار کیا اور بالآخر ان کیواسطے خدا تعالیٰ کیطرف سے نزول برکات کی دعا کر کے اپنے ایڈریس کو ختم کیا۔ اس ایڈریس کے جواب مین جناب ڈاکٹر صاحب نے اپنے شاگردون کی محبت کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا کہ مَیںنے جو کچھ کیا ہے وہ اپنا فرض ادا کیا اور اپنی خوش اخلاقی کا اصل محرک ان لفظون مین بیان کر کے کہ شاگرد اُستاد کے ساتھ ایسا تعلق رکھتا ہے جیسا کہ بیٹا باپ سے۔ پروفیسرون اور اسٹوڈنٹون کے واسطے مفید اصول کی بنیاد رکھی اِس جدائی کے بیان مین انسانی جسم کے تحلیل ہونے اور انسان کی ہفت سالہ تبدیلی کا ذکر کر کے ڈاکٹر صاحب نے اپنی آخری تقریر کو بھی اپنے شاگردون کے واسطے خالی از سبق آموزی نہ چھوڑا اور بالآخر گورنمنٹ انگلشیہ کے ذریعہ سے اس ملک مین علمی اشاعت کا ذکر کر کے گورنمنٹ کی وفاداری کے نہائیت ضروری مسئلہ کی طرف اپنے طلباء کو توجہ دلاتے ہوئے دعا کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کیا۔

ہمین اس امر کی خاص خوشی ہے کہ ہماری جماعت کے معزّز سرکاری عہدہ دار اپنی محنت اور حسن کارگذاری اور گورنمنٹ کی سچی وفاداری کے سبب ہر جگہ ہر دلعزیز ہین اور ہم دعا کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ خلیفہ صاحب موصوف کو اپنے فضل و کرم سے صحت عطا فرماوے اور دینی دنیوی حسنات سے متمتع فرمائے۔ آمین۔

عیسائیون کا پیارا لال بجھکڑ

بنولی کا عیسائی اخبار حضرت اقدس مرزا صاحب کی پیشگوئی متعلق طاعون پر تمسخر اڑاتا ہُوا حضرت کو لال بجھکڑ کے نام سے یاد کرتا ہے اور اعتراض کرتا ہے کہ پہلے مرزا صاحب کو الہام ہُوا تھا کہ طاعون سزا ہے۔ پھر الہام ہُوا میرے مریدون مین سے کوئی طاعون سے نہین مریگا پھر الہام ہُوا کہ قادیان مین طاعون نہ ہوگا۔ جہان تک ہمین معلوم ہے حضرت کو نہ کبھی ایسا کوئی الہام ہوا کہ میرا کوئی مُرید طاعون سے نہ مریگا۔ یا قادیان مین طاعون کبھی نہ آئے گا۔ اور نہ کبھی کوئی ایسا الہام شائع ہُوا لیکن عیسائی ایڈیٹر نے اپنے بزرگ انجیل نویسون کی تقلید مین جھوٹی باتون کے لکھنے مین اگر مشق حاصل کر لی ہے تو جو اس کا جی چاہے سو کرے ہم اُس کو زبردستی روک نہین سکتے۔ البتہ پادریون کے کان کھولنے کیواسطے یہ سوال کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ جو تمہین یہ وعدہ دیکر روپوش ہو گیا کہ ابھی یہ پشت گذر نہ جائے گی کہ مین واپس آؤنگا اور وہ جس کی قیافہ شناسی ایسی زبردست تھی کہ تیس روپے کی ناچیز رقم کے لالچ مین اُسے پھانسی دلانے والے کو جلال کے بارھوین تخت پر بٹھاتا تھا اور وہ جو دنیوی سلطنت کے ہوس مین مریدون کو کپڑے بیچکر تلوارین خرید کرنے کا حکم دیتا پھرا اور بالآخر دو چار سپاہیون کے ہاتھون صلیب پر چڑھایا گیا اس کو لال بجھکڑ کہنا چاہیئے یا سیاہ بجھکڑ؟

کاش کہ کالے عیسائی کچھ تہذیب کا سبق سیکھتے تو گورون کا نام بھی بدنام نہوتا۔

گورنمنٹ نظام توجہ فرمائی

ہمین یہ بات سُنکر بہت افسوس ہُوا کہ گورنمنٹ نظام مین ۴۳ ہزار روپیہ سالانہ عیسائی گرجون اور واعظون کو دیا جاتا ہے اور اشاعت اسلام کیواسطے وہان سے کوئی واعظ مقرر نہین۔

بدنام کنندہ اہل حدیث

امرتسر کا اخبار اور ڈینس گزٹ لکھتا ہے کہ اخبار المحدیث نے امرتسر مین کسی شانتی کلب کے ہونے اور سرکار کے برخلاف لیکچر دینے کی خبر غلط شائع کی ہے افسوس ہے کہ یہ لوگ اہلحدیث کہلا کر بدنام کنندۂ نکو نامے چند کے مصداق بنتے ہین چنداس واسطے کہ اہل حدیث (جن کو عوام وہابی بھی کہتے ہین) کی تعداد مسلمانون مین باوجود اتنے عرصہ سے ہونے کے بہت ہی تھوڑی ہے۔

نغمہ سرائی عندلیب گلشن احمد ابنو سید بشیر الدین محمود احمد صاحب

یون الگ جنبش ویران مین جو چھوڑا ہمکو ۔۔۔ نہین معلوم کہ کیا قوم نے سمجھا ہم کو
کل تلک تو یہ نہ چھوڑے گا کہین کا ہمکو ۔۔۔ آج ہی سے جو لگا ہے غم فردا ہم کو
ہے خدا کے کرمون پر ہی بھروسہ ہمکو ۔۔۔ نہ عبادت کا نہ ہے زہد کا دعوی ہم کو
دور اُلفت مین مزا آتا ہے ایسا ہمکو ۔۔۔ کہ شفا پانے کی خواہش نہین اصلا ہم کو
تجھ پہ رحمت ہو خدا کی کہ مسیحا تو نے ۔۔۔ رشتۂ وحدت و اُلفت مین ہے باندھا ہم کو
اپنا چہرہ کہین دکھلائے وہ ربّ العزّت ۔۔۔ مُدّتون سے ہے یہی دل مین تمنّا ہم کو
گالیان دشمن دین ہم کو جو دیتے ہین تو دین ۔۔۔ کام لین صبر سے ہی ہے یہی زیبا ہم کو
کچھ نہین فکر لگائی ہے خدا سے جب لو ۔۔۔ گو سمجھتا ہے بُرا اپنا پرایا ہمکو
ایک ذرہ کی بھی حاجت ہو تو مانگو تجھ پر ۔۔۔ ہے ہمیشہ سے یہ اُس یار کا ایما ہم کو
زخم دل زخم جگر ہنستے ہین کہل کہل کر کیون ۔۔۔ حالت قوم پہ آتا ہے جو رونا ہم کو
کہین موسیٰ کی طرح عشق مین بیتاب ہون ۔۔۔ جگ سہلا ہے اسی دنیا مین دیدار کا ہم کو
ایک دم کے لئے بھی یاد سے اُترے کیون تو ۔۔۔ کہان معشوق ملیگا کوئی تجھ سا ہم کو
تجھ سے ہم کیون نہ کرین امر یہ پیارے کہ ہے تو ۔۔۔ دولت و آبرو و جان سے پیارا ہم کو
آدمی کیا ہے تواضع کی نہ عادت ہو جسے ۔۔۔ سخت لگتا ہے بُرا کبر کا پُتلا ہم کو
دشمن دین درندون سے ہین بڑھکر خونخوار ۔۔۔ چھوڑ یو مت میرے مولا کبھی تنہا ہم کو
دیکھ کر حالت دین خون ہوئے مین دل بھی ۔۔۔ مر ہی جائین جو نہ ہو تیرا سہارا ہم کو
دل مین آ آ کے تیری یاد نے پیاری خدا ۔۔۔ بارہا پہرون تلک خون رلایا ہمکو
چونکہ توحید پہ ہے زور دیا ہمنے آج ۔۔۔ اپنے بیگانے نے ہے چھوڑا اکیلا ہمکو
حق کو کڑوا ہی بتلاتے چلے آئے مین لوگ ۔۔۔ یہ نئی بات ہے لگتا ہے وہ میٹھا ہم کو
جوش اُلفت مین یہ لکھی ہے غزل اے محمود ۔۔۔ کچھ ستائش کی تمنا نہین اصلا ہم کو

دجال کا گدھا کرمفرمائے بندہ جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ۔ آپ صاحبان مین سے کسی نے شاید اس بات کو نوٹس نہین کیا کہ آجکل جو ریلوے انجن ایجاد ہوئے مین اور جو عموماً ڈاک گاڑیون اور مسافر گاڑیون کے ساتھ چلتے ہین ۔ ان کی آواز ہوبہو گدھے کی طرح ہے اس مین بھی ضرور خدا کی حکمت تھی کہ عقل کے اندھون کو صاف طور پر خر دجال کا مطلب سمجھا دیا جاتا ۔ جن کا یہ عقیدہ ہے ۔ کہ ایک گدھا بجنسہ آئے گا اور لاکھون من انسان اور بوجھہ اٹھائے گا وغیرہ وغیرہ

چنانچہ اس گدھے کی تو اب صاف تشریح ہوگئی ہے اور دجال نے حال ہی مین ایسا گدھا بنا کر بھیجدیا ۔ جو ہزارون لاکھون انسان ایک ہفتہ مین کہین سے کہین پہونچا دیتا ہے بشرطیکہ اسکو پوری تیزی سے چلایا جاوے ۔

نیاز مند ۔ سلطان جہان

خوشی کے اظہار کا نمونہ مکرمی مخدومی مفتی صاحب سلمہ ربہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بتاریخ ۷ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے ہان مولود مسعود عطا فرمایا ۔ جس کے حق مین مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعا کرائی گئی کہ اللہ تعالےٰ اس کو خادم دین اور عالم باعمل بناوے اور عمر دراز عطا فرماوے اور آن حضرت اقدس جناب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی اور مولود مسعود کا نام عبد الحق رکھا ۔

دیگر مولود مسعود کی پیدائش کے بیس روزہ عمر تک اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور کی حقانیت و صداقت مین ڈوئی کاذب الیاس و الٰہی بخش کاذب موسےٰ کی موت اور پنڈت سومراج و اچھر چند آریہ قادیان کی خانہ برداری کا اظہار فرمایا اور ۷ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء والی پیشگوئی کو اس کے پورے لفظون مین پورا کیا اور تلبج والی پیشگوئی کا کئی طرح اختتام فرمایا ۔ جو لوگون کی طمانیت و سکینت قلب کے واسطے روشن نشان ہین اس خوشی مین خاکسار نے بمد اعانت ریویو آف ریلیجنز ہمیشہ کے واسطے تاحیات خود مبلغ للعہ سالانہ دئے ہین لہذا آنمکرم اس عریضہ کو اپنے اخبار گوہر بار مین اشاعت فرمادین تاکہ کوئی اور صاحب بھی اس نیک نمونہ سے مستفید ہون ۔

خاکسار محمد سرفراز خان احمدی بدوملی
ضلع سیالکوٹ

حقیقۃ الوحی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ حامداً ومصلیاً

الحمد للہ الذی اٰتانا الذکر الحکیم ومنّ علینا بہدایۃ الصراط المستقیم والقٰی فی روحنا مایطمئن بہ روعنا ونصلی صلوات علٰی سیدنا المرسلین ونسلم تسلیمات علٰی خاتم النبیین وعلٰی اٰلہ الطاہرین الزاہرین وعلٰی خلفائہ الراشدین المہدیین الٰی یوم الدین ۔

امابعد طالبان حق اور جویندگان نجات دارین پر واضح ولائح ہو کہ کتاب حقیقۃ الوحی من تصنیف حضرت العزت خاتم الخلفاء المہدیین المسیح الموعود والمہدی المعہود حجۃ اللہ علی العالمین جری اللہ فی حلل الانبیاء جناب میرزا غلام احمد مصداق انا انزلناہ قریباً من القادیان علیہ الصلوٰۃ والسلام من اللہ الرحمٰن ۱۵ ۔ مئی ۱۹۰۷ء مطابق ۲ ۔ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ کو مطبع میگزین واقع قادیان مین بحسن سعی ناظم مطبع طبع ہوکر فیض رسان عالمیان جو طالبان نجات دارین ہین ہوئی ۔ والحمد للہ اس کتاب مین صدہا دہ آیات بینات الٰہیہ اور نشانات اور معجزات اسلامیہ جمع کئے گئے ہین جن سے صداقت سلسلہ حقہ احمدیہ کی اور تصدیق دعاوی حضرت اقدس کی اہل انصاف پر کالشمس فی نصف النہار واضح ہوجاتی ہے اور پھر یہ نشانات وہ ہین جو تازہ بتازہ حضرت اقدس کے ہاتھہ پر واقع ہوئے ہین جن کی شہرت تمام دنیا مین واقع ہوچکی ہے وللہ الحمد ناظرین کی خدمات مین متعہدیانہ گذارش ہے کہ اس تیرہ صدی مین کسی مجدد یا مامور من اللہ کے لئے اس قدر نشانات صداقت کے اور آیات بینات الٰہیہ کے سوائے خاتم النبیین و سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالےٰ نے جمع نہیں فرمائی وللہ الحمد اگر کسی کو دعوی ہو تو اپنے دعوے کو ثابت کرے یا خود ایسے نشانات بینہ کا مظہر بنے وانّٰی لہٗ ذالک ۔ معہذا یہ نشانات مندرجہ کتاب مشتے نمونہ از خروارے ہین بہ نسبت ان نشانات کے جو حضرت حجۃ اللہ کے ہاتھہ پر اللہ تعالےٰ نے صادر فرمائے اور وقتاً فوقتاً صادر فرما رہا ہے ۔ علاوہ ان صدہا نشانات کے وحی اور الہام اور مکاشفات کے حقائق اور معارف اس کتاب مین ایسے بیان فرمائے گئے ہین کہ جن سے ناظرین واقف ہوکر پورے طور پر مابہ الامتیاز درمیان وحی الٰہی اور وساوس نفسانی کے حاصل کرسکین گے ۔ اور حقیقت وحی الٰہی کی اسے معلوم ہوجاوے گی کہ پھر شیاطین الانس والجن کے فریب اور دھوکہ مین نہین آوینگے والتوفیق من اللہ تعالےٰ

کتاب موصوف قریباً ۶۰۰ صفحہ پر نہایت خوش خط کاغذ عمدہ تقطیع ۲۰×۲۶ ۔ اور نیز اکثر نشانات کو عربی عبارت فصیح و بلیغ مین بھی جمع کیا گیا ہے جو بطور رسالہ جداگانہ کے بھی طبع کرایا گیا ہے تاکہ عرب اور مصر و بغداد وغیرہا ملکون مین جن مین زبان عربی کا محاورہ ہے پہونچایا جاوے اور طالبان علم ادب عربی کو مہارت اور ملکہ راسخہ لسان عرب مین حاصل ہوجاوے ۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

کتاب چھپکر طیار ہوگئی ہے اور جلدین ہورہی ہین ۔ مجلد ہوکر فروخت ہوگی ۔ قیمت فی جلد للعہ ہے جو کہ (قطع نظر اس کے مضامین کے) بلحاظ اس خرچ کے بھی جو اس کی لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ پر ہوچکا ہے معمولی ہے ۔ درخواست محافظ کتب خانہ حضرت کے نام ہونی چاہیئے ۔ بعض غلطی سے دفتر بدر مین درخواست بھیجدیتے ہین اور اسی خط مین دفتر بدر کے متعلق مین کچھہ باتین لکھدیتے ہین ۔ جس کی تعمیل مین نہ صرف دقت ہوتی ہے بلکہ وہی کارڈ مختلف دفاتر مین بعد تعمیل بھیجا جانے کے سبب دیر بھی ہوجاتی ہے اور بعض اوقات خط ضائع بھی ہوجاتے ہین اس واسطے تاکید ہے کہ کتاب حقیقۃ الوحی کے واسطے تمام درخواستین بنام محافظ کتبخانہ حضرت ہون اور اس خط مین اور کوئی بات درج نہو ۔ والسلام

المفتی

۶۹ ۔ **غسال کے پیچھے نماز** ۔ ایک شخص نے حضرت سے سوال کیا کہ غسال کو نماز کے واسطے پیش امام بنانا جائز ہے ۔ فرمایا یہ سوال بے معنی ہے ۔ غسال ہونا کوئی گناہ نہین ۔ امامت کے لائق وہ شخص ہے جو متقی ہو نیکوکار عالم باعمل ہو ۔ اگر ایسا ہے تو غسال ہونا کوئی عیب نہین جو امامت سے روک سکے ۔

رسید زر

۱۶۱۲ حکیم علی احمد صاحب ے ر
۱۵۴۸ - احمد نور صاحب عہ ر
۱۲۰۶ - اللہ دو بابا صاحب ے ر
۵۸۹ - نور دین صاحب ے ر
۱۱۴۶ - ماسٹر عبدالحق صاحب ے
۱۲۱۶ قادر بخش صاحب ۶
۱۲۲ قطب شاہ صاحب ے ر
۳۸۶ تاج محمود صاحب ۶
۱۵۵۲ - بابو نظام الدین صاحب عہ ر
۱۹۶ - قاضی فضل الٰہی صاحب ے ر
۱۲۱۱ - حکیم شاہ نواز صاحب ے ر
۱۲۰۱ - چودھری حسین بخش صاحب ے ر
۱۳۹۴ بابو محمد اسحٰق صاحب ے ر
۱۶۱۰ سردار خان صاحب عہ ر
۱۵۹۲ - سرفراز خان صاحب ۶
۱۱۴۰ - مدد علی صاحب ے ر

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

محمد دین صاحب چک ۱۱ دہیر کہنہ جہلم
نفضل دین صاحب " " " "
سید محمد صاحب " " " "
احمد خان صاحب " " " "
میان نہنیار صاحب " " " "
غلام محمد صاحب " " " "
رحیم بخش صاحب سامانہ ریاست پٹیالہ
علی محمد صاحب " " " "
غلام محمد خان صاحب " " "
رحمت ولد چانن چھمٹ (لودیانہ)
محمد بخش صاحب " " "
نور بخش صاحب " " "
کرم بخش صاحب " " "
میان بوٹا " " "
کمال الدین صاحب " " "
رحمت " " "
نبو " " "
نتھو چھمٹ لودیانہ
مولا بخش " " "
کیسر " " "
کرم بخش صاحب " " "
برکت علی صاحب " " "
فتح محمد صاحب " " "
ابراہیم " " "
نوجا " " "
محمد اکبر صاحب " " "
مولا بخش " " "
قاسم " " "
لہر خان صاحب نمبردار
چک جتا ضلع سیالکوٹ
محمد شاہ چک اسکندر کہاریان
تاج بی بی " " "
زینب بی بی " " "
زینب زوجہ عبداللہ " " "
منشی ابراہیم صاحب سوہل خورد
ضلع گجرات
نفضل داد صاحب دہوال ضلع
گجرات
مسمات حاکم بی بی اہلیہ حکیم
احمد الدین صاحب نقلنویس
کچہری سیالکوٹ
مسمات عائشہ بی بی دختر حکیم
احمد الدین صاحب سیالکوٹ
چودہری اللہ داد صاحب سیالکوٹ
احمد خان صاحب " "
رحمت خان " "
محمد " " "
ہاشم " " "
میاں خان " " "
عائشہ بی بی " " "
رابعہ بی بی " " "
سرداران بی بی " " "
حسین بی بی " " "
اہلیہ اللہ داد صاحب " "
ولی داد صاحب پٹیالہ ساہیاں گجرات
کرم داد صاحب " " "
حشمت بی بی والدہ ولی داد
صاحب پٹیالہ ساہیان گجرات
کرم بی بی زوجہ ولی داد صاحب
بہشت بی بی زوجہ احمد جان
نواب پسر احمد خان صاحب
پٹیالہ ساہیان گوجرات
عمر بی بی دختر حسین بخش صاحب
پٹیالہ ساہیان گوجرات
سلطان علی صاحب
دہوا مہ ضلع گوجرات
عصمت اللہ صاحب دلاور شن دیہا
صاحب گرڑہ کہوہار گجرانوالہ
غلام محمد صاحب تخت ہزارہ
شاہ پور
غلام جیلانی صاحب شرو عہ ہوشیارپور
لیکڑ خان صاحب " "
گلاب " " "
چودہری ارورا صاحب ملہ چہٹ
سیالکوٹ
حسین بخش " " "
سدا " " "
ابراہیم " " "
کرم الدین صاحب اورسیر ڈاک لائین
ریاست جموں
مسمات فاطمہ بی بی اہلیہ ابراہیم
صاحب چونڈہ سیالکوٹ
مسمات عمر بی بی زوجہ نظام الدین
صاحب چونڈہ سیالکوٹ
محبوب علی پسر رحمت علی
شاہ صاحب خان پور سرہند
مسمات رحمت بانو ددالیال
جہلم
اللہ دتا - ادرحمہ - بھیرہ شاہ پور
مسمات طالع بی بی " " "
اہلیہ خدا بخش " "
بابو عطا محمد صاحب بدو ملی
احسان الٰہی صاحب قریشی
مٹھو بہائیکی - گوجرانوالہ
اللہ داد صاحب پٹواری حلقہ
لوہاسد ہا - تحصیل و ضلع گجرات
مسمات زیب النساء بنت
سید قاسم علی صاحب محلہ
ٹڈی ڈہاپ بھیرا بچ
نبی بخش صاحب شرو عہ ہوشیارپور
عبدالعزیز " " "
لیکڑ " " "
ولایت خان " " "
غلام جیلانی " " "
راجولی کنشبل ۲۹۲ کہوہار
ضلع گوجرات
میاں وین صاحب لوہار
بھیرہ - شاہپور
مسمات رحم بی بی مدرسہ زنانہ چونڈہ سیالکوٹ
مسمات حسین بی بی " " "
مسمات جان بی بی " " "
مسمات عمر بی بی " " "
میاں صدر الدین صاحب نقابو سیالکوٹ
مولوی محمد اسمٰعیل صاحب " "
منشی محبوب عالم صاحب " "
حیات بی بی " " "
کرم الٰہی صاحب " "
بیگم بی بی " " "
محمد حسین صاحب ولد کرم الدین
صاحب چنگا بنگیال گوجر خان
سندہی خان صاحب شرو عہ ہوشیارپور
قاضی برکت علی صاحب کہیوہ باجوہ
ضلع سیالکوٹ
لطیف علاقہ کسک محکمہ نمک ضلع جہلم
دراجہ " " "
حبیب " " "
پناہ بی بی " " "
وارث " " "
جلال علاقہ کسک محکمہ نمک جہلم
مہری " " "
سرداران " " "
بابو " " "
شریف " " "
مسمات سرداران بی بی " "
فتح بی بی " " "
مسمات رکھی " " "
مسمات صوبان " " "
محمد دین صاحب " " "
امام الدین صاحب گھوکھر کڑیالوالہ
ضلع گجرات
منشی اللہ دتا صاحب بانگٹ
حافظ آباد گوجرانوالہ
امام الدین صاحب معہ اہل بیت
نتو کے رعیہ سیالکوٹ
غلام فرید صاحب سکار گورداسپور
مسمات اللہ جوائی والدہ
غلام محمد صاحب چک ۹۹ سرگودہ نہر جہلم
مسمات رسول بی بی " "
مسمات محمد بی بی " "
مسمات حسن بی بی " "
مسمات بیگم بی بی " "
مسمات عائشہ بی بی " "
ظفر اللہ خان فرزند عبداللہ خان
صاحب بہلول پور لائل پور
رازاں بی بی " "
میاں حسن محمد صاحب آبادکار
چک ۸۴ شاہ پور
اہلیہ میاں حسن محمد صاحب
حسین بخش صاحب ملوہہت
ضلع سیالکوٹ
عبدالرحمان صاحب قصاب
صدر بازار نوشہرہ
مسمات سرائی بنت ممنا
علی پور چھنی میر حسین ضلع ملتان
مسمات سہاگن بنت حکیم
علی پور چھنی میر حسین ضلع ملتان
مسمات بخت بہری " " "
امام الدین داتہ زید کا سیالکوٹ
دولت بی بی " " "
عائشہ بی بی " " "
عبدالعزیز صاحب رنگریز
کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر
محمد دین صاحب سید غلام شاہ
لورنگ گجرات
محمد دین صاحب لورنگ گجرات
شمس الدین صاحب " "
نادر علی شاہ صاحب سب جسٹرار
چکوال
عبداللہ و غلام حسن
پسران غلام حامی
مسمات حسین بی بی
مسمات طالع بی بی
برکت بی بی
فضل حسین
اہلیہ دہا و نیجان صاحب ڈرل ماسٹر
اسلامیہ سکول امرتسر
عبدالرحمن صاحب " "
عبدالکریم صاحب " "
غلام رسول صاحب طالب علم
شادیوال گوجرات
فیروز خان صاحب نمبردار
میاں عبدالحکیم صاحب سوا
ترپ ۲ مردان
احمد بیگ صاحب کڑیالوالہ
ضلع گجرات
احمد خان صاحب پٹواری
حلقہ بھمبر ریاست جموں
علی محمد صاحب
مسمات بانی
احمد
شرت
جان محمد صاحب ساکن قادیان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایت کا وقت ختم ہوگیا ہے اور اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت عہ مجلد للعہ ۔ درثمین مجلد ۸ ر غیر مجلد ۶ ر ہوا کرے گی

خریداران بدر سے للعہ قیمت براہین لیجاویگی

نورالدین مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامت ۔ دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب ۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر پُرمغز بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے ۔ قیمت ۸ ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی کو ملسکتی ہیں چشمہ مسیحی ۔ لغات القرآن ہر دو حصّے ایکبار ۱۰ ر ۴ ر)

سید عبدالحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا نہایت ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کرکے عام لوگوں میں تقسیم کریں تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا ۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات کی بہت ہی کم اطلاع ملتی ہے دوسرے عرب صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں ۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہے ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے ۔ والسلام

مرزا غلام احمد

سرالشہادتین مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گراں نہیں ۔ قیمت ار

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ار

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وعبداللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے قیمت ۱۰ ر

جام شہادت مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبداللطیف کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۰ ر

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب قیمت ۱ ر

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں ۔ قیمت ۲ ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں قیمت ۲ ر

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ و مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں منیجر

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ الحمد للہ کہ فاضل اکمل حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے چھپکر طیار ہو گیا ہے امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں ۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کرکے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے استدعا ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کیلئے دعا فرماویں ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۴ ر آمین دعا از من و از جملہ جہان آمین باد ۔

المشتہر

عاجز شیخ عبدالرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۱ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھ ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں انکی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرمائیں گے وہ خوش ہوں گے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور جو فیصلہ ہوگا خط و کتابت میرے نام ہو ۔ ایڈیٹر

۴ ۔ ہمارے ایک مکرم دوست کہ جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار کسی مناسب جگہ کی تلاش کیجاوے حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم پر ہوگا ۔ ایڈیٹر

۵ ۔ مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ مددخان ایک نیک اور نوجوان ہیں خط و کتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر ہو)

۶ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ایک بڑھئی احمدی موضع گوئیکی ضلع گوجرانوالہ کا رہنے والا نکاح کا خواستگار ہے اچھا کاریگر ہے اور معماری کا کام بھی جانتا اور کرتا ہے کوئی صاحب ضرور کوشش کرکے کسی نیک و فرمانبردار احمدی لڑکی سے اس کا نکاح کرادیں عمر ۳۰ سال سے کم ہے اور حیثیت بھی اچھی ہے اس کے پہلے کوئی بیوی نہیں خط و کتابت مجھ سے ہو ۔ معرفت گوئیکی ڈاکخانہ [illegible]

مباحثات نورالدین یہ کتاب اسم بامسمّٰی ہے جس میں حکیم الامۃ کی زبردست تقریروں اور مباحثات پر مشتمل ہے جو انہیں بادشاہی دربار میں لیکچر گاہوں میں مخالفین اسلام (آریہ عیسائی دہریہ) سے کرنے پڑے قیمت قریباً عہ روپیہ پیشگی قیمت ارسال کرنیوالوں کو محصول ڈاک معاف سچے مذہب کی شناخت (مصنفہ ماسٹر عبدالرحمٰن) تعلیم الاسلام بجواب تنزیل الاسلام

عیسائی مذہب کی حقیقت ۔ سکھ نومسلم کا لیکچر ۲ ر

انگریزی ترجمہ براہین احمدیہ واندرس ۔ یہ رسالہ ماضی اور مضارع حال وغیرہ جملہ قواعد اردو گرامر کے طرز پر طیار ہوئی ہے جس سالک کی مدد سے کوئی ایک سال میں دو چار مضمون کا کام کرلیا ۔ المشتہر ماسٹر عبدالرحمان از قادیان